

2 حقیقی پیداوار کا شعبہ

2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی

وسط فوری تک دستیاب معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ زرعی شعبے میں مالی سال 2008ء کے دوران مناسب نمو ہوئی۔ تاہم سال کے ہدف 4.8 کو حاصل کرنے کے امکانات کم ہیں۔ گنے اور مکئی کی ریکارڈ فصلوں، گندم کی متوقع اچھی فصل اور چھوٹی فصلوں کی ہدف سے بڑھ کر نمو کے باوجود خریف کی بڑی فصلوں (کپاس اور چاول) کی مایوس کن کارکردگی کی تلافی ہونا دشوار نظر آتا ہے (دیکھئے جدول 2.1)۔ اسی طرح یہ خدشہ بھی ہے کہ ذیلی شعبے گلہ بانی میں بھی، جو بڑے فلوڈ وائرس (دیکھئے باکس 2.1) کی زد میں ہے، نمو کی رفتار کم ہو سکتی ہے۔

بیشتر زرعی اشیاء کی عالمی مہنگائی اور فصلوں کی نسبتاً ناقص کارکردگی سے یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ یہ شعبہ نہ صرف فطرت کے تغیرات سے متاثر ہو سکتا ہے بلکہ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی اصلاحات کی ہنگامی بنیاد پر ضرورت ہے جن میں کاشتکاروں کو بہتر ترغیبات فراہم کی جائیں اور انفراسٹرکچر کی

جدول 2.1: اہم فصلوں کی کارکردگی						
زیر کاشت رقبہ (000 ہیکٹر)						
فصل	مالی سال 2006ء	مالی سال 2007ء	مالی سال 2007ء	مالی سال 2008ء	مالی سال 2008ء	مالی سال 07ء کی نسبت 2008ء میں % تبدیلی
کپاس	3,100	3,072	3,072	3,250	3,082	0.3
گنا	907	1,005	1,029	1,040	1,155	12.2
چاول	2,621	2,575	2,581	2,594	2,512	-2.7
گندم	8,448	8,459	8,578	8,578	-	-
چنا	1,029	1,051	1,074	1,120	-	-
مکئی	1,042	1,001	1,038	1,001	1,055	-1.6
پیداوار (000 ٹن، کپاس 000 کانٹوں میں، فی کانٹہ 170.09 کلوگرام)						
کپاس	13,019	13,820	12,856	14,140	12,775*	-0.6
گنا	44,651	50,500	54,871	55,871	62,300	13.5
چاول	5,547	5,693	5,439	5,721	5,490	0.9
گندم	21,277	22,000	23,295	24,045	-	-
چنا	536	707	848	707	-	-
مکئی	3,110	3,279	2,907	3,221	3,248	11.7
یافتہ (کلوگرام فی ہیکٹر)						
کپاس	714	724	720	740	705	-2.1
گنا	49,229	50,249	53,325	53,722	53,939	1.2
چاول	2,116	2,211	2,107	2,205	2,186	3.7
گندم	2,519	2,601	2,716	2,803	-	-
چنا	521	673	790	631	-	-
مکئی	2,985	3,276	2,801	3,218	3,079	9.9
* مالی سال 2008ء کے لیے کپاس کی فصل میں کمی کا امکان ہے۔ ع: عبوری، ہ: ہدف، ت: تخمینہ، ماخذ: وزارت خوراک، زراعت و گلہ بانی						

خامیوں کی وجہ سے ہونے والے زیاں سے بچا جاسکے۔

باکس 2.1: برڈفلو کے اثرات

جنوری 2008ء کے دوران سندھ کے شہری علاقوں میں پولٹری کی صنعت پر برڈفلو کا حملہ ہوا جس سے پولٹری فارمرز کی پیداوار میں کمی آئی جبکہ ایک دن کے چوزے پیدا کرنے والوں نے بڑی مرغیوں کو تلف نہیں کیا۔ دبا کا خوف و ہراس دو ہفتے تک رہا جس کی بنا پر گلہ بانی کے شعبے کی نمو، جو دوسرے حوالوں سے مستحکم ہے، جزو متاثر ہونے کا امکان ہے۔ بہر حال مذکورہ دو ہفتوں کے دوران ایک دن کے چوزوں کی کم پیداوار سے طلب و رسد کا عدم توازن پیدا ہونے کے باعث اپریل مئی 2008ء میں قیمتیں بڑھ جانے کا خدشہ ہے کیونکہ ایک دن کے چوزوں کی رسد کم ہونے کے علاوہ معمول کی مومی تبدیلی کے اثرات بھی تھے۔

اور ملکی سطح پر گندم کی قیمت میں اضافہ ہوتا رہا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ معمول یہ ہے کہ ایک دن کے چوزوں کی پیداوار 25 مہینوں پر محیط ہوتی ہے جس کا آغاز پہلی نسل کے کاشتکاروں نے اس موقع سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ کچھ انڈے دینے سے ہوتا ہے۔ اس سے دوسری نسل پیدا ہوتی ہے جس کے انڈوں سے پیدا ہونے والے کاشتکاروں نے گندم کی بوائی کو مؤخر کرنے کو ترجیح دی (اور کپاس (جیسے) میں پہلی اور دوسری نسل کی مرغیوں کو تلف کرنا پڑتا ہے۔ 2006ء کے موسم بہار میں پیش آنے والی سورج مکھی) کی کاشت شروع کر دی۔ اس کی ایک تشریح یہ ہو سکتی ہے کہ امدادی نرخوں کا اعلان تاخیر سے کیا گیا تھا جس کی بنا پر حتمی قیمت فروخت کے بارے میں غیر یقینی کیفیت تھی۔ لیکن حکومت

کے فروخت کے محدود پروگرام کو دیکھتے ہوئے یوں لگتا ہے کہ فارم گیٹ نرخ عالمی منڈی کے نرخوں کے دوش بدوش نہیں چل رہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاشتکاروں تک نرخوں سے متعلق اشاروں کی ترسیل بہتر بنانے اور دیگر اصلاحات کے ذریعے یافت (اور رفتاری فوائد) میں خاصی بہتری لائی جاسکتی ہے۔ مثلاً گندم کی ایک فعال مستقبلات کی منڈی کاشتکاروں کو بوائی کے بروقت فیصلے کرنے میں مدد دینے کے لیے ایک نشانیہ نرخ فراہم کر سکتی ہے۔ گنے کی صورت حال کو دیکھا جائے تو مستقبلات کی منڈی کی ضرورت اور واضح ہو جاتی ہے۔ جب حکومت خریداری کے نرخوں کا اعلان کرتی ہے تو شکر کی ملیں اعلان شدہ نشانیہ نرخوں سے کم قیمتوں کی پیشکش کرتی ہیں اور خاصی تاخیر سے ادائیگیاں کرتی ہیں۔ مزید برآں، کچل کاری میں تاخیر بھی کاشتکاروں کے خلاف جاتی ہے کیونکہ پانی کی تیجری وجہ سے گنے کا وزن ہر گزرنے والے دن کے ساتھ گھٹتا چلا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کاشتکار آئندہ فصلوں کے لیے کھیتوں کو خالی کرنے میں ناکام رہے۔ تاہم کچل کاری کے موسم کے آغاز سے متعلق ضوابط کے مؤثر نفاذ، کاشتکاروں کو ایک کم سے کم (معقول) قیمت کی یقین دہانی سے، جو چینی کی ملوں کو پوری گنجائش کے ساتھ کام کرنے کی ترغیب دے، یہ مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اس پس منظر میں مئی 08ء کے دوران کچل کاری میں تاخیر اور کاشتکاروں اور شکر کی ملوں کے درمیان نرخوں کے تنازعے کے منفی اثرات مئی 09ء کی گنے کی فصل پر پڑنے کا خدشہ ہے جس سے آئندہ برس چینی کی قلت اور اندرون ملک چینی کے نرخوں میں اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ پس ان مسائل کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کے لیے مؤثر پالیسی اور قواعد و ضوابط کی ضرورت اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔

عالمی بینک کے ایک تخمینے کے مطابق پاکستان دنیا کے ان ملکوں میں شامل ہے جہاں پانی کی سب سے زیادہ قلت ہے۔¹ آبی وسائل کو احتیاط

¹ Pakistan Infrastructure Implementation Capacity Assessment کے عنوان سے عالمی بینک کی رپورٹ مندرجہ ذیل ویب پیج پر دستیاب ہے:

<http://web.worldbank.org/WBSITE/EXTERNAL/COUNTRIES/SOUTHASIAEXT/0,,contentMDK:21642194~pagePK:146736~piPK:146830~theSitePK:223547,00.html>

سے استعمال کرنے کی ضرورت اتنی شدید کبھی نہ تھی جتنی دور حاضر میں ہے جب موسم کے بدلنے ہوئے انداز زراعت کو مزید غیر یقینی اور فطرت کے تغیرات کے تابع بنا رہے ہیں۔ پانی کی تقسیم کا نظام بہتر بنانے اور زمین کی پیداواریت میں اضافے کے لیے انفراسٹرکچر میں بروقت سرمایہ کاری بھی ضروری ہے۔ علاوہ ازیں، مندرجہ ذیل اقدامات سے آبی وسائل کے موزوں استعمال کو فروغ دینے کی ضرورت ہے: (1) کھیتوں کو لیزر کے ذریعے سطح کرنا²، (2) نہروں کے دہانوں اور فارم گیٹ کے درمیان پانی کے زیاں میں 30 سے 40 فیصد کمی، (3) ڈرپ وائٹری گیشن سسٹم، اور (4) قسط سالی میں مؤثر ثابت ہونے والے بیجوں کی قسمیں تیار کرنا۔ عالمی بینک کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان کو اپنا آب پاشی کا نظام بہتر بنانے کے لیے اگلے پانچ برسوں تک ایک ارب ڈالر سالانہ کی سرمایہ کاری کرنی ہوگی۔

اسی طرح کھیت سے منڈی تک سڑکوں، زرعی اشیاء کی ذخیرہ کاری اور چھوٹے کارخانوں پر سرمایہ کاری سے بھی ضیاع کم ہو سکتا ہے اور زراعت میں اضافہ قدر بڑھ سکتا ہے۔ ڈیری مصنوعات کی مضبوط نمواس حوالے سے ایک اچھی مثال ہے جس میں ڈیری کی مصنوعات تیار کرنے والے چھوٹے کاشتکاروں کی جانب سے ذخیرہ کاری کے یونٹوں کی مدد سے دودھ کی صنعت کو فروغ ملا اور اس میں مستحکم نمودیکھنے میں آئی جس سے اس پورے شعبے میں اضافہ قدر ہوا اور سرمایہ کاری بڑھی اور کاشتکاروں کے لیے آمدنی کے امکانات بہتر ہوئے (دیکھئے باکس 2.2)۔

باکس 2.2: عالمی ترقی رپورٹ 2008ء: زراعت برائے ترقی³

2008ء کی ورلڈ ڈویلپمنٹ رپورٹ میں زرعی پیداواری نموکے ذریعے غربت کرنے کے حوالے سے کئی مجوزہ پالیسی اقدامات بتائے گئے ہیں۔ اس طرح یہ رپورٹ زراعت برائے ترقی کے ایجنڈے کے حوالے سے کھیتوں اور بین الاقوامی برادری کو رہنمائی فراہم کرتی ہے جس سے عالمی غربت میں بڑی تخفیف ہو سکتی ہے۔ رپورٹ میں ملکوں کو دیہی علاقوں میں زرعی غربت کے حصے (2 امریکی ڈالر یومیہ کے حساب سے) کی بنیاد پر زرعی، بدلتے ہوئے اور شہری کے زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پاکستان بدلتے ہوئے ممالک کے زمرے میں آتا ہے۔

رپورٹ میں انتباہ کیا گیا ہے کہ زراعت سست نموکا شکار ہے اور قدرتی وسائل کو زراعت اور غیر زرعی شعبے کے بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا ہے۔ آبادی کا دباؤ اور اس کے ساتھ کھیتوں کا گھٹتا ہوا رقبہ اور پانی کی قلت صورتحال کو مزید بگاڑ رہی ہے خصوصاً جنوبی ایشیا میں۔ نتیجتاً ایک طرف تو فی کس زرعی آبادی کے لحاظ سے قابل کاشت اور مستقل نوعیت کی زرعی زمین کم ہو رہی ہے اور دوسری طرف بڑھتی ہوئی آبادی، آمدنی اور طلب کی بنا پر پانی وارضی تک رسائی کی مسابقت نے زرعی پیداوار پر برا اثر ڈالا ہے۔ اس کے نتیجے میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ عالمی کم آمدنی تیزی سے نمو پاتی ہوئی غیر زرعی آمدنی سے بہت پیچھے ہے جس کی وجہ سے شہری اور دیہی علاقوں میں آمدنی کا فرق بڑھ رہا ہے۔ اسی طرح تحقیق و ترقی کے شعبوں میں قیادت اور انتظامیہ کے بحران کے علاوہ سرمایہ کاری اور سرکاری اخراجات کے فقدان نے صنعتی اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان معلومات کی بڑی فلیج پیدا کر دی ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پانی تک رسائی زمین کی پیداواریت اور یافت کے استحکام کا تعین کرنے والا اہم عنصر ہے۔ اس وجہ سے جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے، مٹی اور پانی کے معیار کی خرابی نے بیجوں کی بہتر قسموں اور تکنیکی ترقی کے پیداواری فوائد ایک تہائی کم کر دیے ہیں۔ پھر بھی بیجوں کی بہتر قسمیں پیداواری فوائد کے 53 فیصد کا باعث بنیں، خصوصاً پنجاب میں 1971ء سے 1974ء تک۔

پاکستان کی زرعی پیداوار میں گلہ بانی کا حصہ تقریباً 50 فیصد ہے لیکن رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گلہ بانی میں پاکستانی گھرانوں کا حصہ 40 فیصد سے کم ہے جبکہ البانیہ، نیپال اور بیت نام میں یہ 80 فیصد ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں گلہ بانی کافی کم ہے۔ موبیلیٹی کی پیداوار زرعی نمومیں بڑا کردار ادا کرتی ہے کیونکہ یہ خطرے کو بانٹ دیتی ہے اور اس سے منڈیوں میں تنوع آتا ہے۔ چنانچہ حیوانی جینیات کی بہتری اور اس کے ساتھ جانوروں کی بہتر صحت و خوراک سے پیداواریت بڑھ سکتی ہے اور زرعی پیداوار میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

² اس سے دیگر فوائد کے علاوہ یافت میں 20 فیصد اضافہ بھی ہو سکتا ہے، محمد رفیع اختر، J. Agric. Res., 2006, 44(3)۔

³ عالمی ترقی رپورٹ 2008ء: زراعت برائے ترقی، بین الاقوامی بینک برائے تعمیر نو اور ترقی 2007ء، عالمی بینک۔

غذائی تحفظ کے لیے زرعی پیداوار لازمی ہے کیونکہ یہ دیہی غریبوں کے لیے روزگار کا ایک ذریعہ ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ زراعت قومی معیشت کے لیے نموکا ذریعہ ہے اور نجی شعبے کے لیے سرمایہ کاری فراہم کرتی ہے۔ علاوہ ازیں، زرعی پیداواری نوعیت کے دوسرے شعبوں میں بھی نموکا تحریک دیتی ہے اور غذائی اشیاء کی قیمتیں متعین کرتی ہے جس سے اجرت کی لاگت اور تجارت کے شعبوں کی مسابقت کا تعین ہوتا ہے۔

رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بڑھتے ہوئے اثاثوں سے محروم گروپوں، جیسے خواتین اور نسلی اقلیتیں، کو بہتر مواقع فراہم کرنے کے لیے برأت مندانہ اقدامات کی ضرورت ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح اداروں کی سطح پر ترقی سے بہت فائدہ ہوگا جیسے املاک کے حقوق کا تحفظ اور انتظام اراضی، صحت، تعلیم اور منڈی تک رسائی کو بہتر بنانا اور ترسیلات سے حاصل ہونے والی رقم کو کاشتکاری کی طرف لے جانا۔

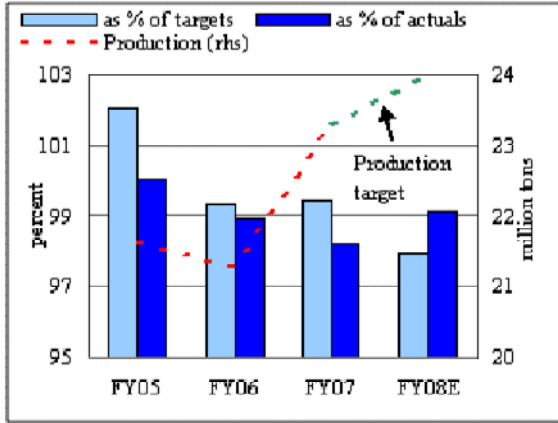
2.1.1 فصلیں

خریفہ کی نسبتاً مایوس کن پیداوار کی وجہ سے رواں مالی سال کے دوران فصلوں کے ذیلی شعبے میں معقول نموکا انحصار زیادہ تر گندم کی اچھی فصل پر رہا۔

مالی سال 2008ء کی رینج کی فصلوں کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیر کاشت گندم کا رقبہ 0.2 فیصد کم ہو گیا (دیکھئے شکل 2.1)۔⁴ جو گنے کی کچل کاری میں تاخیر اور کپاس چننے کے موسم کی طوالت کا نتیجہ ہے۔ زیر کاشت گندم کے رقبے میں کمی کے ذمے دار دیگر عوامل میں مندرجہ ذیل شامل ہیں: (1) مالی سال 2008ء کی رینج کی فصل میں آب پاشی کے لیے دستیاب پانی کی کمی، (2) گندم کی امدادی قیمت کے اعلان میں تاخیر،

(3) کاشتکاری کے خام مال خصوصاً کھاد کی بڑھتی ہوئی قیمتیں اور (4) لوڈ شیڈنگ (جس سے ٹیوب ویلوں سے

ملنے والا پانی کم ہو گیا)۔ معلوم ہوا ہے کہ کاشتکاروں نے (ملتان، رحیم یار خان اور خانیوال میں) زیر کاشت رقبے میں گندم کے بجائے سورج مکھی اور چنے کی دال کی کاشت شروع کر دی۔⁵ نتیجتاً مالی سال 2008ء کے لیے 2 کروڑ 40 لاکھ ٹن گندم کی پیداوار کا ہدف حاصل کرنا مشکل ہوگا۔



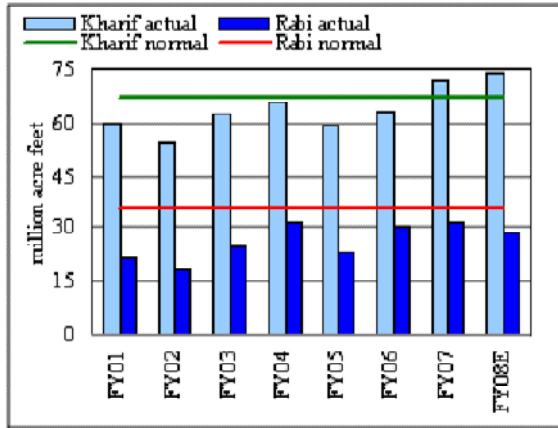
تاہم حالیہ بارشوں اور برفباری کی وجہ سے آب پاشی کی صورتحال بہتر ہو جانے سے گندم کی کاشت میں کمی کا اثر کسی حد تک زائل ہو گیا۔ خاص طور پر موسم سرما کی

بارشوں سے نہ صرف گندم کے کھیتوں کو پانی کی فراہمی بہتر ہوگی بلکہ اس سے درجہ حرارت بھی خاصا کم ہو گیا۔ کم درجہ حرارت کا یافت پر خصوصاً نموکے ابتدائی مرحلے میں بہت اثر پڑے گا جس سے گندم کی فصل اچھی ہونے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ ان بارشوں سے سب سے زیادہ فائدہ بارانی علاقوں کو ہوگا جہاں لگ بھگ 14 فیصد گندم اگائی جاتی ہے۔

⁴ زیر کاشت گندم کے رقبے کا عبوری تخمینہ اواخر جنوری 2008ء میں 8400 ہزار ہیکٹر لگایا گیا جبکہ اواخر جنوری 2007ء میں یہ 8420 ہزار ہیکٹر تھا۔

⁵ اخبارات میں یہ رپورٹیں شائع ہوئیں کہ (ڈی اے پی کی قیمت بڑھنے سے) گندم کی پیداواری لاگت میں اضافے کے باعث کاشتکاروں نے سورج مکھی اگنی شروع کر دی ہے جس میں ان کو گندم کی نسبت زیادہ آمدنی کی توقع ہے۔

شکل 2.2: آب پاشی کی سہولتوں کی دستیابی



دیگر فصلیں

مختلف چھوٹی فصلوں کے بارے میں ابتدائی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ان فصلوں کی نمو پچھلے برسوں سے خاصی زیادہ ہوگی۔ دیگر فصلوں نے بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا جن میں باجرا، جوار، مریچ، مونگ اور آلو وغیرہ شامل ہیں۔ بلند پیداوار کے نتیجے میں ان اشیاء کی فراہمی مالی سال 2008ء کے دوران سبزیوں اور تازہ پھلوں خصوصاً آم، سٹرس فروٹ، پیاز اور آلو کی نسبتاً کم قیمتوں سے بھی ہوتا ہے۔

2.1.2 آب پاشی

مالی سال 2008ء کی ربيع کی فصل کے آغاز میں پانی کی قلت کا تخمینہ معمول کی سطح کے مقابلے میں 22 فیصد کم لگایا گیا تھا جبکہ فصل ربيع م س 07ء میں یہ قلت 14.3 فیصد رہی تھی (دیکھئے شکل 2.2)۔ حالیہ بارشوں سے اس مسئلے کی شدت کچھ کم ہوئی ہے بوائی کے موقع پر پانی کی قلت کی توقعات سے نمونے کے امکانات متاثر ہو چکے ہیں۔

مثال کے طور پر زیر کاشت گندم کے رقبے میں کمی کی ایک وجہ غالباً پانی کی ناقص دستیابی کی توقعات تھیں جس کی بنا پر کچھ علاقوں میں کاشتکاروں نے گندم کے بجائے سورج مکھی اور چنے کی کاشت شروع کر دی گوکہ سرمائی بارشیں زیادہ ہونے کے باعث گندم کی پیداوار کو بھی فائدہ ہوا اور سورج مکھی اور چنے کی فصلوں کو نقصان پہنچا۔

بدقسمتی سے بارشوں کا فائدہ محدود رہا اور م س 08ء کی باقی ماندہ فصل ربيع کے دوران پانی کی قلت شدید تر ہو جانے کا امکان ہے کیونکہ جنوری 2008ء میں بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے آبی ذخائر سے اضافی پانی نکالا گیا ہے۔ اس لیے م س 09ء کی خریف کی فصلوں کے لیے پانی کی دستیابی کے امکانات کا بہت زیادہ انحصار مون سون کی بارشوں پر ہوگا۔

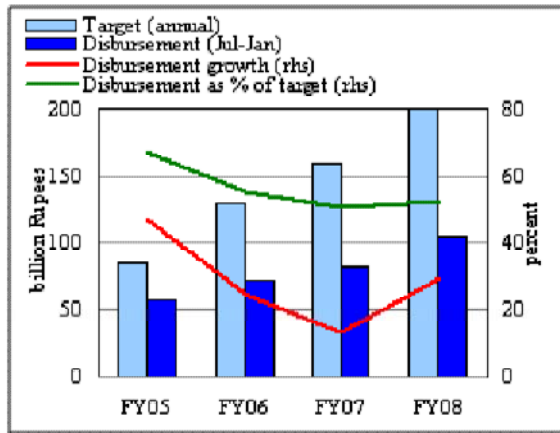
2.1.3 شعبہ زراعت کے لیے قرضے

شعبہ زراعت کو اداروں کی جانب سے قرضوں کی تقسیم مالی سال 2008ء کے جولائی تا جنوری کے عرصے میں 23.8 ارب روپے بڑھ کر 104.8 ارب روپے ہو گئی۔ اس اضافے کا بڑا محرک کمرشل بینکوں کی جانب سے قرضوں کی فراہمی میں تیزی تھی اور کھاد (خصوصاً ڈی اے پی)، کیڑے مار دواؤں، توانائی، مزدوری اور نقل و حمل کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی بنا پر پیدا ہونے والی بلند طلب کو پورا کیا۔

جدول 2.2: زرعی قرضوں کی تقسیم (جولائی تا جنوری)			
فیصد	میں 06ء	میں 07ء	میں 08ء
موم			
کمرشل بینک	39.3	0.9	33.2
زرعی ترقیاتی بینک	9.9	20.4	3.4
پنجاب پرائفل کمرشل بینک	-29.0	22.1	-9.3
نئی ملکی بینک	54.0	44.3	89.7
کل	24.7	13.0	29.4
حصص			
کمرشل بینک	52.4	46.8	48.2
زرعی ترقیاتی بینک	31.5	33.6	26.8
پنجاب پرائفل کمرشل بینک	4.6	5.0	3.5
نئی ملکی بینک	11.4	14.6	21.4

غیر زرعی قرضے میں اضافے نے بھی ماس 08ء کے جولائی تا جنوری کے عرصے میں زرعی قرضے کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ مذکورہ عرصے میں کمرشل بینکوں کی جانب سے قرضوں میں اضافے نے تخصیصی بینکوں کے قرضوں کی کمی کی تلافی کردی۔ نتیجے کے طور پر اگرچہ تمام کمرشل بینکوں (پانچ بڑے کمرشل بینکوں اور ملکی نجی بینکوں) کا حصہ 75 فیصد تک پہنچ گیا جو ریکارڈ ہے جس سے تخصیصی بینکوں کا حصہ کم ہو گیا (دیکھئے جدول 2.2)۔ سالانہ ہدف کے فیصد کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم بھی اس عرصے میں بڑھ کر 52.6 فیصد ہو گئی جبکہ مالی سال 2007ء کے اسی عرصے میں یہ 50.6 فیصد تھی جس سے امکان ظاہر ہوتا ہے کہ مسلسل پانچویں سال زرعی قرضوں کی تقسیم ہدف سے زیادہ رہے گی (دیکھئے شکل 2.3)۔

شکل 2.3: زرعی قرضہ



زرعی قرضوں میں کمرشل بینکوں کا بڑھتا ہوا کردار خوش آئند ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زرعی قرضہ کمرشل قرض گاری کے لیے ایک اچھا شعبہ ہے۔ کمرشل بینکوں نے بھی مثبت رد عمل کا مظاہرہ کیا اور زرعی قرضہ جات کے لیے نئی مالی مصنوعات متعارف کرائی ہیں اور ان کے لیے خوب مارکیٹنگ کی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ پانچ سب سے بڑے کمرشل بینکوں کی جانب سے زرعی قرضہ جات کی تقسیم جولائی سے جنوری کے عرصے میں 33.2 فیصد سال بسال بڑھ گئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں صرف 0.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔⁶

اسی طرح ملکی نجی بینکوں نے بھی اچھی کارکردگی دکھائی اور جولائی تا جنوری میں ان کے زرعی قرضوں کی تقسیم میں 89.7 فیصد کا اضافہ ہوا ہے جبکہ پچھلے سال اسی عرصے میں 44.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ زرعی قرضوں میں ملکی نجی بینکوں کا حصہ مسلسل بڑھا ہے جس کی بنا پر یہ گروپ اس حوالے سے چند برسوں میں بہت اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو یہ ملک میں زرعی قرضے دینے والا دوسرا سب سے بڑا گروپ بن جائے گا۔

⁶ مالی سال 2007ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کی فراہمی کے حوالے سے بینکوں کی کمزور کارکردگی کا بڑا سبب حبیب بینک کی تشکیل نو کے اقدامات تھے۔

اس کے برعکس جولائی تا جنوری کے عرصے میں تخصیصی بینکوں کی زرعی قرضہ جات کی تقسیم کے حوالے سے کمزور کارکردگی تشکیل نو اور زرعی ترقیاتی بینک کی ریو لوئنگ کریڈٹ اسکیم پر زور دینے کی بنا پر تھی۔ تخصیصی بینکوں کا انفراسٹرکچر بڑا ہے اور ان کے پاس کمرشل بینکوں کی نسبت عملہ بھی زیادہ ہنرمند ہے۔ اس کے باوجود تخصیصی بینکوں کے زرعی قرضوں میں کمی آنا خوش آئند نہیں۔ تخصیصی بینکوں کو منڈی میں اپنا حصہ برقرار رکھنے کے لیے زرعی قرضوں کی تقسیم میں اپنی کارکردگی بہتر بنانی چاہیے۔ تخصیصی بینکوں کی کمرشل بنیادوں پر تشکیل نو اور اصلاحات کی ضرورت ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ زرعی قرضوں کی تقسیم تو بڑھ رہی ہے لیکن قرض لینے والوں کی تعداد حالیہ برسوں میں کم ہوتی جا رہی ہے۔ جولائی سے جنوری کے دوران بھی یہ رجحان جاری رہا۔ حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ اگرچہ پیداواری قرضہ جات کے قرض داروں کی تعداد کم ہوئی تاہم ترقیاتی اور غیر فارمی قرضے لینے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ اسٹیٹ بینک اس مسئلے سے آگاہ ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں کو اداروں سے قرضے مہیا نہیں ہو پاتے۔ اس بارے میں بڑی رکاوٹ چھوٹے کاشتکاروں کے لیے مناسب ضمانت کی عدم دستیابی ہے۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے زرعی قرضوں کا دائرہ وسیع کرنے کے لیے چھوٹے کاشتکاروں کے لیے ایک مالکاری اسکیم تشکیل دی ہے (دیکھئے باکس 2.3)۔ توقع ہے کہ اس اسکیم سے مطلوبہ نتائج برآمد ہوں گے اور زرعی شعبے میں قرض داروں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔

جدول 2.3: قرض داروں کی تعداد اور زرعی قرضہ جات بلحاظ مقصد کی تقسیم (جولائی تا دسمبر)

تجزیہ شدہ روپے میں

شعبہ	م 06ء	م 07ء	م 08ء	م 07ء	م 08ء	م 07ء	م 08ء	م 07ء	م 08ء	م 07ء	م 08ء
فارمی شعبہ	454,724	519,317	452,350	14.2	-12.9	61,345	66,191	15.7	7.9	61,857	66,191
پیداواری*	434,558	506,576	436,098	16.6	-13.9	57,923	61,857	22.4	6.8	57,923	61,857
ترقیاتی**	20,166	12,741	16,252	-36.8	27.6	3,422	4,334	-39.7	26.6	3,422	4,334
کارپوریٹ	3	14	2	366.7	-85.7	673	140	1.7	-79.1	673	140
غیر فارمی***	33,514	29,735	33,652	-11.3	13.2	9,674	23,946	9.2	147.5	9,674	23,946
زرعی شعبہ	488,241	549,066	486,004	12.5	-11.5	71,691	90,277	14.7	25.9	71,691	90,277

* اس میں بیج، کھاد اور کیڑے مار دوائیں وغیرہ شامل ہیں۔

** اس میں زمین کو بہتر بنانے، ٹریکٹر اور مشینری وغیرہ کے لیے قرضہ جات شامل ہیں۔

*** گلہ بانی، پولٹری، جنگل بانی اور ماہی گیری۔

قرضہ بلحاظ مقصد⁷

مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں فارمی قرضوں کی نمو میں سست رفتاری آئی تاہم غیر فارمی مقاصد کے لیے قرضہ جات میں مستحکم نمو رہی (دیکھئے جدول 2.3)۔ غیر فارمی قرضوں میں یہ تیزی حکومت کی مثبت پالیسیوں اور گلہ بانی کے شعبے میں نجی شعبے کی امیدوں کا نتیجہ ہے۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ غیر فارمی شعبے میں سست رفتاری کے باوجود ترقیاتی قرضے 26.6 فیصد بڑھ گئے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کاشتکار اس شعبے کے امکانات سے اچھی امیدیں وابستہ کیے ہوئے ہیں۔ تاہم کارپوریٹ قرضوں میں کمی مایوس کن تھی کیونکہ جدید تکنیک اور کھیتوں کا بہترین انتظام چلانے کے لیے اس شعبے کی نمو بہت ضروری ہے۔ اچھے طور طریقے متعارف کرانے کے اثرات عموماً دور رس ہوتے ہیں اور ان سے پیداوار بہت

⁷ قرضہ بلحاظ مقصد کے اعداد و شمار جولائی تا دسمبر تک کے دستیاب ہیں۔

میں اضافہ ہوتا ہے اور ضیاع میں کمی آتی ہے۔

قرضوں کی واپسی

چونکہ زرعی قرضوں کی تقسیم کی بنیاد ریوالونگ کریڈٹ فارمولے پر ہے اس لیے تقسیم کی کارکردگی کا اندازہ واپسی کے عمل سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔

پانچ بڑے بینکوں اور ملکی نجی بینکوں کے زرعی قرضوں کی واپسی کی نمونہ سست رفتاری کے باوجود ان کی کارکردگی جولائی سے جنوری کے عرصے میں اچھی رہی (دیکھئے جدول 2.4)۔ اس کے مقابلے میں تخصیصی بینکوں کی قرضوں کی واپسی کی کارکردگی نسبتاً ناقص تھی۔ اس سے اس نقطہ نظر کو تقویت ملتی ہے کہ تخصیصی اداروں کو کمرشل بنیادوں پر اپنی کارکردگی بہتر بنانی چاہیے۔

2.1.4 کھاد کا استعمال

کھادوں کے مجموعی استعمال میں جولائی تا جنوری کے عرصے میں گزشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت کمی دیکھی گئی (دیکھئے جدول 2.5)۔ یہ نمونہ صرف یورپا کے استعمال میں اضافے کی وجہ سے ہوئی۔ ڈی اے پی کھاد⁸ پر خاصاً زر اعانت دیے جانے کے باوجود اس کے استعمال میں جولائی تا جنوری کے عرصے میں تیزی سے کمی ہوئی کیونکہ بین الاقوامی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔

یورپا کا زیادہ استعمال بین الاقوامی نرخوں کے مقابلے میں ارزانی کا نتیجہ تھا (دیکھئے شکل 2.4 الف)۔ یہ فرق نسبتاً سستی قدرتی گیس کی دستیابی سے منسوب کیا جاتا ہے جو یورپا کی تیاری میں استعمال ہونے والا اہم خام مواد ہے۔ جہاں تک ڈی اے پی کا تعلق ہے، ملکی قیمتیں عالمی نرخوں سے زیادہ ہی رہتی ہیں۔ بہر حال ڈی اے پی پر دیا جانے والا زر اعانت عالمی قیمتوں کی نسبت کم ملکی

جدول 2.4: قرضوں کی واپسی کی نمونہ (جولائی تا جنوری) فیصد

م 05ء	م 06ء	م 07ء	م 08ء
153.3	-32.9	72.0	39.7
16.8	-3.0	14.1	0.5
4.4	6.0	-3.2	10.8
662.8	-57.0	231.9	93.5
77.1	-22.5	49.6	31.7

کمرشل بینک زرعی ترقیاتی بینک پنجاب پرائیویٹ کمرشل بینک ملکی نجی بینک کل

جدول 2.5: کھاد کا استعمال (جولائی تا جنوری) ہزار ٹن

م 06ء	م 07ء	م 08ء
3,380	3,011	3,468
1,056	1,202	961
4,435	4,213	4,429
7.2	-10.9	15.2
-0.8	13.8	-20.0
5.2	-5.0	5.1

یورپا ڈی اے پی کل: منڈی میں حصہ (فیصد)

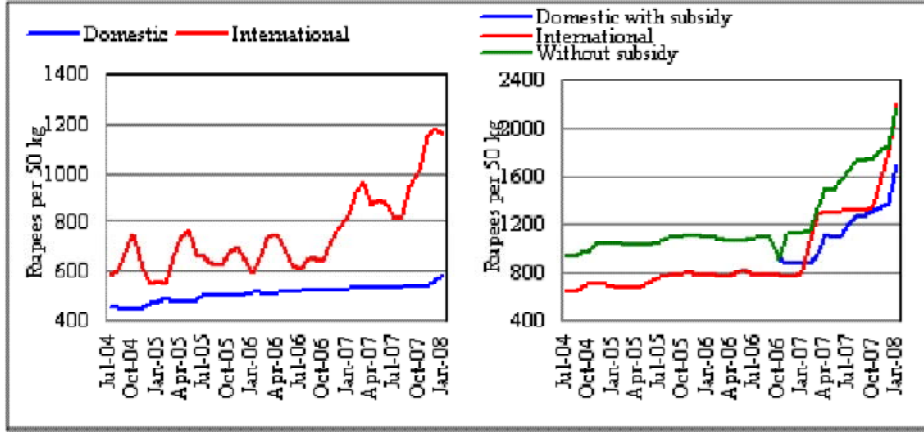
76.2	71.5	78.3
23.8	28.5	21.7

نرخوں پر منتج ہوا۔ حکومت نے ڈی اے پی پر زر اعانت میں اضافہ کر دیا تاہم وہ بین الاقوامی نرخوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کا اثر زائل نہیں کر سکتی (دیکھئے شکل 2.4 ب)۔ ڈی اے پی کے استعمال میں کمی یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس قیمت پر اس کا استعمال غالباً قابل عمل نہیں۔ ڈی اے پی

⁸ کاشتکاروں کو کھادوں کا متوازن آمیزہ استعمال کرنے کی ترغیب دینے کے لیے ڈی اے پی کھاد کے 50 کلوگرام کے قصبے پر 470 روپے کے زر اعانت میں مالی سال 2008ء کی فصلوں کے لیے توسیع کر دی گئی۔

شکل 2.4 ب: ڈی اے پی کی قیمتوں کے رجحانات

2.4 الف: یورپا کی قیمتوں کے رجحانات



کے کم استعمال سے نہ صرف حکومت کی اس مہم کو نقصان پہنچے گا جس کے تحت وہ کاشتکاروں پر زور دے رہی ہے کہ کھادوں کا متوازن آمیزہ استعمال کیا جائے بلکہ اس کے گندم کی یافت پر بھی منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

بکس 2.3: چھوٹے کاشتکاروں کے لیے مالکاری اسکیم۔ بینکوں کے لیے ہدایات

عنانستہ ذرکھے والے چھوٹے کاشتکاروں کو ادارہ جاتی قرضوں کی فراہمی بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ”چھوٹے کاشتکاروں کے لیے مالکاری اسکیم“ (Financial Scheme for Small Farmers, FSSF) متعارف کرائی۔ یہ زرعی قرضہ جات کے شعبے میں منڈی کی ناکامی کے اصل سبب یعنی ضمانت کی عدم دستیابی کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش ہے۔ یہ اسکیم چھوٹے کاشتکاروں کو بڑے اداروں کے قرضے دلوانے کا موقع فراہم کرتی ہے اور اس سے ہزاروں چھوٹے کاشتکاروں کی زندگی پر اثر پڑ سکتا ہے۔ اسکیم کی بنیاد کاشتکاروں کے چھوٹے گروپ ہیں اور یہ زراعت کے تمام شعبوں بشمول فارمنگ، گھ، بانی، ڈیری، پولٹری، مائی گیری اور باغبانی وغیرہ کا احاطہ کرتی ہے۔ اسکیم کے پیچیدہ نکتہ درج ذیل ہیں:

گروپ تحرکات

- ☆ این جی اوز اور زرعی خام مال فراہم کرنے والوں کے توسط سے بینک سال فارمز گروپ بنائیں گے جن میں 5 سے 15 ارکان ہوں گے۔
- ☆ بینک قرضوں کی اہلیت جانچنے کے لیے براہ راست جائے وقوع پر جا کر یہ تصدیق کریں گے کہ آیا کاشتکاری ہو رہی ہے اور ہر رکن کو دی جانے والی رقم کا تحینہ لگائیں گے۔
- ☆ بینک کا عملہ گروپ کے اجلاسوں کا انتظام کرے گا اور ان کا ریکارڈ رکھے گا اور اہلیت کی بنیاد پر ارکان کو فارغ یا تبدیل کرے گا۔
- ☆ ہر گروپ معاہدہ بینک کی رضامندی سے اپنے ارکان میں سے ایک گروپ رابطہ کار نامزد کرے گا۔
- ☆ منتخب رابطہ کار اجلاسوں کا رورڈائیوں کا ایک سرسری نظام الاوقات بنائے گا۔ وہ گروپ کی دستاویزات کا بھی ریکارڈ رکھے گا۔ کسی رکن کی جانب سے رقوم کے غلط استعمال پر رابطہ کار بینک کو آگاہ کرے گا۔
- ☆ گروپ کے ارکان اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ بینک کو ہر قرض دار رکن گروپ کی جانب سے بروقت قرض کی ادائیگی ہوتی رہے۔ کسی رکن کی نادرہنگی کی صورت میں تمام ارکان قرضوں کی ادائیگی کے لیے حکمت عملی نظام الاوقات تشکیل دیں گے۔
- ☆ ہر گروپ ایک ذاتی ضمانت داخل کرے گا جو ایک مشترکہ معاہدہ ذمہ داری ہوگی جس میں گروپ کا ہر رکن تمام ارکان گروپ کے واجب الادا قرضوں کی ذمہ داری لے گا۔ ارکان گروپ کی ہیئت ترکیبی میں تبدیلی کی صورت میں تمام ارکان کو ایک ہی ذاتی ضمانت پر دستخط کرنے ہوں گے۔

قرض داری کی اہلیت

☆ فصلوں کے شعبے میں فروڈ 12.5 کلو⁹ تک زمین کا مالک/کرایہ دار/پٹہ دار/الائی ہونا چاہیے جنہیں ان کاموں کی کافی معلومات ہونی چاہیے جو انجام دیے جانے ہیں۔
☆ غیر فصلی شعبے میں:

* چھوٹے پیمانے پر گلہ بانی کرنے والے جیسے 40 جانور تک: بھیڑ، بکریاں، 25 جانور تک: گوشت والے مویشی اور 4 جانور تک: دودھ دینے والے جانور۔
یا
* پولٹری فارمنگ، برائلر 1500 مرغیوں تک، لیئرز 500 پرندوں تک اور دیسی 500 پرندوں تک۔

یا
* تالاب یا جھیل وغیرہ کی مائی گیری جس میں 12 ایکڑ تک کے تالاب یا بحری مائی گیری جس میں ایک کشتی استعمال کی جارہی ہو جس کی گنجائش 5 گراؤن سے زیادہ نہ ہو۔
* کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ ہونا چاہیے۔
* کم از کم دو سال سے اسی گاؤں/علاقے کا رہائشی ہونا چاہیے۔
* قرض دار کا بینک اکاؤنٹ ہونا چاہیے۔
* کسی بینک کا نادہندہ نہیں ہونا چاہیے۔
* بینک کی پالیسی کے مطابق کوئی اور شرط بھی ہو سکتی ہے۔

مالکاری کی سہولتیں

☆ مالکاری کی ضرورت پوری کرنے کے لیے دولاکھ روپے فی قرض دار سے زیادہ رقم فراہم نہیں کی جائے گی۔
☆ ادائیگی کا نظام الاوقات ان فصلی/غیر فصلی سرگرمیوں کے پیداواری اوقات کے مطابق بنایا جاسکتا ہے جن کے لیے قرض دیا جا رہا ہے یا تین سال کے لیے ریوا لوگ کرڈٹ کی سہولت کے تحت تشکیل دیا جاسکتا ہے بشرطیکہ سال میں ایک بار تمام واجبات (بشمول اصل زر اور سود) بے باقی کر دیے جائیں یا غیر فصلی سرگرمیوں کی صورت میں قرض داری آمدنی کے اوقات کے مطابق بنایا جاسکتا ہے۔

مالکاری کی اقسام

☆ جاری سرمایہ: (i) چھوٹا فارم قرضہ فصلوں کی پیداوار کے لیے بیج، کھاد، کیڑے مار ادویات وغیرہ خریدنے کے لیے فراہم کیا جائے گا۔ فارمنگ سے متعلق مختلف اخراجات پورے کرنے کے لیے پیداواری قرضہ جات میں جاری سرمایے کی مالکاری بھی شامل ہے۔ (ii) غیر فاری قرضے میں گلہ بانی، ڈیری، پولٹری اور مائی گیری کے لیے قلیل مدتی مالکاری شامل ہے۔ اس میں جانوروں کی خوراک کی خریداری، پرورش اور علاج کے اخراجات، دودھ اکٹھا کرنے کے لیے جاری سرمایہ، چوزوں، مچھلی کے انڈوں، ٹیوب ویلوں کو چلانے کے اخراجات وغیرہ بھی شامل ہیں۔

☆ میعاد کی مالکاری: زمین میں بہتری لانے، شیڈ روض کی تعمیر، پھلوں کا باغ/زرعی لگانے، مویشی، فارم کے آلات، مشینری، ٹیوب ویل، جنریٹر وغیرہ خریدنے کے لیے بینک چھوٹے کاشتکاروں کو میعاد قرضے فراہم کر سکتے ہیں۔

☆ دستاویزات: بینک مالی ادارے مندرجہ ذیل معیاری دستاویزات¹⁰ استعمال کر سکتے ہیں تاہم وہ اپنی پالیسی کے مطابق بینک قرض دار کے مفاد کے تحفظ کے لیے اضافی دستاویزات بھی حاصل کر سکتے ہیں:

* گروپ فارمیشن فارم

* لون اپنی کیشن فارم

* کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کی تصدیق شدہ نقول

* ذاتی ضمانت

* تعلقہ ناظم سے رہائش کا تصدیق نامہ (اگر کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ پر درج مستقل پتہ اور جائے کاروبار میں فرق ہے)

* قرض داری جانب سے کاشتکاری کی تصدیق کے لیے khasra/girdawari یا لیز کے معاہدے یا بینک کی پالیسی کے مطابق کوئی اور دستاویز

* زمیندار کی جانب سے یہ تحریری اقرار کہ اس نے اپنی زمین پر کسی اور ادارے سے قرض نہیں لیا اور جب تک گروپ کارکن ہے بینک کی منظوری کے بغیر آئندہ بھی نہیں لے گا۔

⁹ سندھ اور بلوچستان میں یہ حد بالترتیب 16 اور 32 ایکڑ ہے۔

¹⁰ دستاویزات کے نمونے اس ویب پیج پر دستیاب ہیں: www.sbp.org.pk/acd/2008/Annex-C1.pdf

دیگر اہم پہلو

☆ تمام دستاویزات مکمل ہونے پر بینک سات دن کے اندر جاری سرمائے کی نقل و حرکت کا کارڈ اور پندرہ دن میں میعاد قرضوں کی تسلیم کو یقینی بنائیں گے۔

☆ بینک کا بجور سے سود کا اور اپنی قرضہ پالیسی کے مطابق لاگت کا تعین کریں گے۔

☆ قرضے کی قبل از ادائیگی یا ایڈجسٹمنٹ پر بینک کوئی جرمانہ وصول نہیں کریں گے۔

☆ قرض دار اور بینک کے مفاد کا تحفظ کرنے کے لیے بینک فصلی اور غیر فصلی سرگرمیوں کے لیے دیے گئے قرضوں کا بیمہ اور قرض دار کی زندگی کا بیمہ کرائیں گے تاکہ قدرتی آفت یا قرض دار کے بس سے باہر کسی واقعے کی صورت میں کوئی نقصان ہو تو اس کے تحفظ کا انتظام ہو۔

☆ ارکان کے اصل زر اور سود کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنانا گروپ کے ارکان کی مشترکہ ذمہ داری ہوگی۔ اس حوالے سے دیگر شرائط و قواعد پر دو دفعہ ریگولیشنز فار ایگری کلچرل فنانسنگ کے مطابق ہوں گے۔

☆ عدم ادائیگی کی صورت میں بینک کو اس وقت تک گروپ کے تمام ارکان کو قرضوں کی بحالی، تقسیم روکنے کا اختیار ہوگا جب تک مکمل ادائیگی یا ری شیڈولنگ نہ ہو جائے۔ بینک واپسی یا مزید قرضوں کے اجراء کے سلسلے میں مناسب طریقے تشکیل دیں گے۔

☆ بینکوں اور مالی اداروں کو یہ یقینی بنانا ہوگا کہ قرضے انہی مقاصد کے لیے استعمال ہوئے جن کے لیے وہ حاصل کیے گئے تھے۔ اس مقصد کے لیے بینک مالی ادارے جہاں مناسب سمجھیں ادائیگی براہ راست خام مال وغیرہ کے فراہم کنندگان کو کر سکتے ہیں۔ تاہم یہ شرائط ان کا شککاروں پر لاگو نہیں ہوگی جنہیں ریو لوٹنگ کریڈٹ اسکیم کے تحت قرضے دیے جاتے ہیں۔

2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

پاکستان کے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کو مالی سال 2008ء کے آغاز سے ہی مشکلات کا سامنا ہے۔ پچھلے برسوں کی شاندار کارکردگی کے مقابلے میں نسبتاً سست رفتار نمو کا باعث ملکی اور غیر ملکی عوامل بنے ہیں (دیکھئے جدول 2.6)۔ ان عوامل میں عالمی گمرانی، ملک میں توانائی کے مسائل اور (خصوصاً ٹیکسٹائل کی برآمدات کی) طلب میں کمی شامل ہیں۔ 27 دسمبر 2007ء کے واقعے کے بعد ہونے والے معاشی نقصانات سے سالانہ ہدف پورا ہونے کے امکانات اور کم ہو گئے ہیں۔

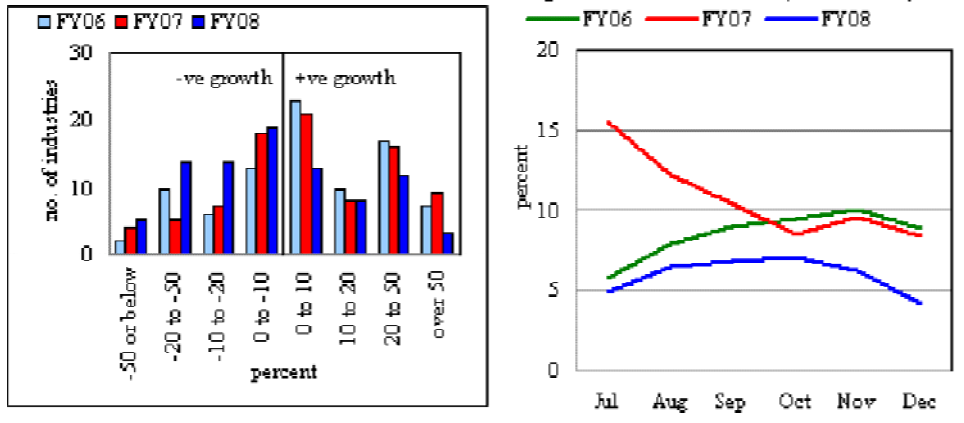
مذکورہ واقعے کے اثر کے علاوہ دسمبر 2007ء میں توانائی کی قلت کا مسئلہ بھی شدید تر ہو گیا جس کی بنا پر متعدد صنعتوں کی پیداوار خاصی کم ہو گئی (دیکھئے شکل 2.5)۔ نتیجے کے طور پر اگرچہ دسمبر میں پچھلے تین برسوں میں نمو سست رفتار رہی ہے تاہم دسمبر 2007ء میں یہ سست رفتاری اور بھی زیادہ تھی۔

بحیثیت مجموعی مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں سست رفتاری 15 میں سے 11 صنعتی گروپوں میں پائی گئی۔ ان میں کاغذ اور گتہ، دھاتیں، کھاد اور الیکٹرانکس کی صنعتوں کی پیداوار میں کمی ہوئی۔

جدول 2.6: بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی شعبہ دار کارکردگی (پہلی ششماہی)		
فیصد	میں 07ء	میں 08ء
پیداوار میں کمی کا مظاہرہ کرنے والے شعبے		
کاغذ اور گتہ	2.0	-10.4
کھاد	-2.9	-3.2
دھات کی صنعتیں	13.1	-7.2
الیکٹرانکس	9.8	-7.7
سست رفتار نمو کا مظاہرہ کرنے والے شعبے		
ٹیکسٹائل	11.3	2.1
کیمیکلز	15.0	3.09
غذا، شراب و تباکو	4.8	4.4
گاڑیاں	7.9	0.5
چمڑا اور اس کی مصنوعات	3.1	1.8
ٹائر اور ٹیوب	18.4	8.4
غیر دھاتی معدنیات	19.5	17.8
تیز رفتار نمو کا مظاہرہ کرنے والے شعبے		
پٹرولیم اور تیل وغیرہ	-6.0	6.2
ادویات	4.0	36.4
لکڑی کی مصنوعات	1.4	31.1
انجینئرنگ مصنوعات	17.5	19.1
مجموعی صورتحال	8.4	4.2

شکل 2.5 ب: دسمبر میں سال بسال نمونہ فریکوئی تقسیم

شکل 2.5 الف: ایل ایس ایم کی نمو (مجموعی)



کاغذ اور گتے کی صنعت گنجائش کی کمی کی وجہ سے زیادہ متاثر ہوئی کیونکہ اس شعبے میں خاصے عرصے سے کوئی بڑی سرمایہ کاری نہیں ہوئی۔ اسی طرح پہلی ششماہی میں کھاد کی پیداوار میں کمی بھی زیادہ تر ڈی اے پی کے ایک بڑے پلانٹ کی بندش کی وجہ سے ہوئی جو درستی اور جدید کاری کے لیے بند کیا گیا۔ نتیجے کے طور پر اس دوران غیر یورپائی کھادوں کی درآمد بڑھ گئی۔

اس کے برعکس الیکٹرانکس کی پیداوار میں کمی طلب گھٹ جانے کی بنا پر ہوئی۔ ایک طرف تو خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت سے نرخوں میں اضافہ ہو گیا اور دوسری طرف صارفین قرضوں کی لاگت بڑھنے سے طلب کم ہوئی (کیونکہ بینکوں نے بلند تر نشانیہ شرحوں اور ان قرضوں پر خطرے میں اضافے کے خدشات کے مطابق نرخ متعین کیے)۔

اساسی دھاتوں کے ذیلی شعبے کی نمو میں کمی عملی رکاوٹوں کے باعث ہوئی۔ اس شعبے کو توانائی کی شدید قلت کا سامنا ہے جس سے پلانٹ اپنی بھرپور گنجائش پر نہیں چلائے جا رہے اور بعض صورتوں میں پیداواری سرگرمیاں رک گئی ہیں۔ توانائی کی قلت اور عالمی سطح پر نرخوں میں اضافے کی وجہ سے ملک میں قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور شعبہ مکانات کی جانب سے اسٹیل کی طلب میں کمی آگئی ہے۔

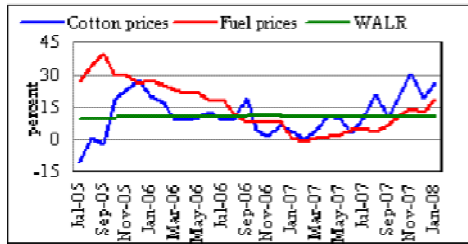
گذشتہ دو برسوں سے جاری گاڑیوں کی آزادانہ درآمد کی پالیسی سے ملکی صنعت متاثر ہوئی ہے۔ مالی سال 2008ء کے بجٹ میں حکومت نے یہ پالیسی سخت بنائی اور صرف تین سال تک پرانی گاڑیاں درآمد کرنے کی اجازت دی۔ اس سے مکمل ساختہ یونٹوں (completely built units, CBUs) کی درآمد میں کمی آئی ہے تاہم مقامی پیداوار میں تحریک نہ آسکی۔ اس کا اثر جاپانی ین کی مضبوطی اور کاروں کی فروخت پر 2.5 فیصد محصول سے بالکل زائل ہو گیا (دیکھئے جدول 2.7)۔ اس کے علاوہ مالی سال 2008ء میں گاڑیوں کے قدرے مہنگے قرضوں سے بھی گاڑیوں

کی طلب میں کمی آئی۔¹¹ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کارسازوں نے پہلی ششماہی میں پیداوار گھٹا دی۔ تاہم الگ الگ پروڈکٹوں کی شکل میں (completely knocked down, CKD) درآمدات میں 14.5 فیصد نمو یہ ظاہر کرتی ہے کہ دوسری ششماہی میں، جس میں عموماً 70 فیصد سالانہ پیداوار ہوتی ہے، کارسازی کا شعبہ سنبھل سکتا ہے۔

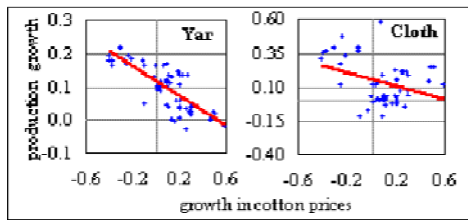
جدول 2.7: کاری صنعت کی کارکردگی کے اظہار (پہلی ششماہی) فیصد نمو					
کاریوں کے قرضے	کاریوں کی پیداوار	کاریوں کی فروخت	کاریوں کی درآمدات	کاریوں کی درآمدات	کاریوں کی درآمدات
م05ء	2.8	29.1	31.2	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
م06ء	25.8	28.4	24.2	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
م07ء	7.7	6.1	6.7	3.7	-27.7
م08ء	7.2	-2.8	-7.7	-5.8	-19.1

ٹیکسٹائل کے شعبے کی ناقص کارکردگی اس کی برآمدات میں تیزی سے کمی کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ کمی حالیہ برسوں میں جاری سرمائے کے لیے بلند زر اعانت کے ساتھ مالکاری، معین سرمایہ کاری اور رعایتی برآمدی مالکاری کے باوجود ہوئی اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کا سبب صنعت کے اندر ڈھانچہ جاتی مسائل¹² اور

شکل 2.6 الف: ٹیکسٹائل صنعت کی پیداواری لاگت



شکل 2.6 ب: ٹیکسٹائل کی پیداوار پر کپاس کی قیمتوں کا اثر (3 جولائی تا 8 دسمبر)



ٹیکسٹائل کے لیے امریکی طلب میں کمی تھی (تفصیلات کے لیے دیکھئے بیرونی تجارت پر سیکشن 6.6)۔ اس کے علاوہ رسدی اور عملی رکاوٹوں سے، جیسے م08ء میں کپاس کی پیداوار میں کمی، بجلی و گیس کی قلت اور ملک میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال، اس شعبے کی کمزور کارکردگی کو مزید بدتر ہو گئی۔ کپاس کی ناقص پیداوار اور اس کے نتیجے میں کپاس کی نموگھٹ جانا ملکی ٹیکسٹائل کی صنعت کی مسابقت کی صلاحیت میں کمی کا اہم ترین سبب معلوم ہوتا ہے (دیکھئے شکل 2.6)۔

ناقص کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ان شعبوں کے برعکس دوا سازی، پٹرولیم، سیمنٹ، انجینئرنگ اور لکڑی کی صنعتوں میں مستحکم نمو دیکھنے میں آئی۔¹³ سیمنٹ کی پیداوار میں نمو برآمدات کی طلب (دیکھئے جدول 2.8) کی بنا پر ہوئی تاہم پٹرولیم کی مصنوعات کی نمو کا باعث پچھلے برس دور یفائمنریوں میں پلانٹس کی مرمت کے بعد پیداوار میں اضافہ اور خرچ کا بڑھ جانا تھا۔ خام

¹¹ اگرچہ بظاہر گاڑیوں کے قرضوں کی نمو میں پہلی ششماہی کے دوران معمولی کمی ہوئی تاہم اس دوران کاروں کی قیمتوں میں اضافے کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ سست رفتاری خاصی زیادہ ہے۔

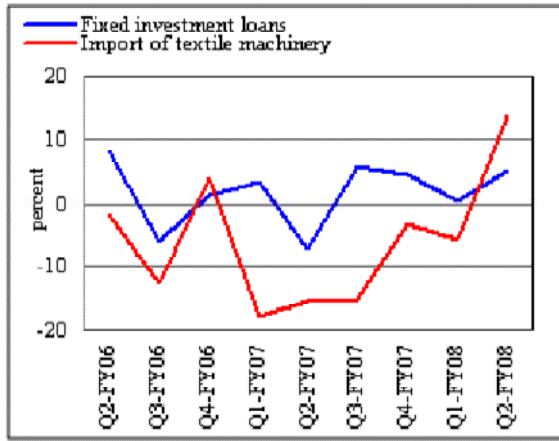
¹² ٹیکسٹائل کی صنعت میں ڈھانچہ جاتی رکاوٹوں میں مصنوعات تشکیل دینے میں مارکیٹ ریسرچ کی کمی کے علاوہ معیار کے مسائل بھی ہیں (مثال کے طور پر کپاس کی آلودگی)۔

¹³ م08ء میں سیمنٹ کی پیداوار میں 18.2 فیصد نمو ہوئی جو پچھلے سال کی 18.8 فیصد سے معمولی سی کمی تھی۔ تاہم غیر دھاتی معدنیات گروپ میں دیگر ایشیا کی پیداوار تیزی سے کم ہوئی۔

جدول 2.8: سیمنٹ کے قیلے (000 ٹن)

پہلی ششماہی	ملکی	برآمدات	برآمدات بلورنگل
میں 06ء	7981	775	8.9
میں 07ء	9979	1203	10.8
میں 08ء	10940	2996	21.5

شکل 2.7: مشینری کی درآمدات کی سہ ماہی نمو



مواد کی وافر دستیابی کے طفیل شکر اور دوا سازی کی صنعتیں بھی اچھی کارکردگی دکھانے میں کامیاب رہیں۔ سرکاری شعبے میں صحت سے متعلق سرگرمیوں کا دائرہ وسیع ہونے اور وفاقی بجٹ میں خام مواد کی درآمد پر ڈیوٹیز میں کمی کی وجہ سے مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران دوا سازی کی صنعت میں 36.4 فیصد کی ریکارڈ نمو ہوئی۔¹⁴ اسی طرح شکر کی پیداوار میں مستحکم نمو سال کے دوران گنے کی ریکارڈ پیداوار کا نتیجہ ہے۔¹⁵ غذا، مشروبات اور تباکو کے ذیلی گروپ کی نمو خوردنی تیل گھی کی پیداوار گھٹنے کے باعث کم ہوئی۔

پس یہ معلوم ہوتا ہے کہ اشیا سازی کے شعبے کو اب تک کی ناقص کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے آنے والے مہینوں میں اپنے مثبت پہلوؤں کو مزید مستحکم کرنا ہوگا۔ تاہم بہتری کے امکانات کم نظر آتے ہیں جس کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں:

- 1۔ ملک کا ڈی اے پی تیار کرنے والا واحد پلانٹ تیسری سہ ماہی کے دوران جدید کاری کے لیے بند رہنے کی بنا پر کھاد کے شعبے کی قلیل مدتی کارکردگی متاثر ہوگی۔
- 2۔ توانائی کی طلب اور رسد میں بہت بڑی خلیج اور اس کے نتیجے میں حکومت کی جانب سے توانائی بچانے کے لیے اسٹیل میلنگ اور اسٹیل ری رولنگ پٹس کو 15 دن کے لیے کام بند کرنے اور ٹیکسٹائل ملوں کو جنوری 2008ء میں کام کم کرنے کی ہدایت۔
- 3۔ مالی بحران کے باعث امریکی معیشت میں سست رفتاری امریکہ کو ہونے والی برآمدات کم کر سکتی ہے۔

بہر حال مثبت پہلو یہ ہے کہ چند شعبوں میں کسی حد تک بہتری متوقع ہے، جیسے:

¹⁴ درآمدی ڈیوٹیز پر کمی کی عکاسی ادویاتی مصنوعات کی درآمدات میں 34.8 فیصد کی نمو سے بھی ہوتی ہے۔
¹⁵ اگر گنے کی کچل کاری بروقت شروع ہو جاتی تو شکر کی پیداوار اس سے بھی بہتر ہوتی۔

1- آئندہ مہینوں میں شکر کی پیداوار مستحکم رہنے کی توقع ہے۔ یہ توقع بھی ہے کہ ملکی منڈی میں شکر کی گرتی ہوئی قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لیے اضافی شکر برآمد کر دی جائے گی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حالیہ مہینوں میں شکر کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے جو شکر کی ملکی صنعت کے لیے فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

2- بھارت سے خام کپاس کی درآمد کے بعد کپاس کی ملکی منڈی میں نرخوں کا دباؤ کسی حد تک کم ہو سکتا ہے۔ مزید برآں، دوسری شمشاہی میں معین سرمایہ کاری قرضہ جات اور ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد سے بھی اشارہ ملتا ہے کہ ٹیکسٹائل کی صنعت میں بہتری کے آثار ہیں (دیکھئے شکل 2.7)۔

3- جنوری 2008ء میں پاکستان اور ملائیشیا کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ نافذ العمل ہونے کے بعد خوردنی تیل اور گھی کی صنعت میں بھی اسی طرح کی بحالی کی توقع ہے۔¹⁶ یہ بات جنوری 2008ء میں پام آئل کی درآمد میں 52.6 فیصد کی سال بسال نمو سے بھی ظاہر ہے۔

4- فروری 2008ء کے دوران ایک ریٹائننگ کمپنی میں نئے پری فلیش ڈسٹیلیشن سسٹم کی تنصیب کے بعد ریٹائننگ کی سرگرمیوں کو تحریک ملے گی۔

5- فروری سے اپریل 2008ء کے دوران دو ماہ کے لیے حکومت نے گاڑیوں کی فروخت پر دو ہولڈنگ ٹیکس (جو مالی سال 2008ء کے آغاز میں لگایا گیا تھا) منسوخ کر دیا۔ اس اقدام سے نرخوں میں کمی کی توقع ہے۔

بہر حال مجموعی طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی صورتحال کا انحصار زیادہ تر سیاسی منظر نامے، امن و امان کے حالات اور توانائی کے بحران کی شدت کم کرنے کے لیے حکومتی اقدامات کی کامیابی پر ہوگا۔

2.3 خدمات کا شعبہ

پالیسی سازی کے لیے نمونے کے رجحانات پر معلومات کی جلد دستیابی اہمیت رکھتی ہے خصوصاً اس لیے کہ معاشی پالیسیوں میں تبدیلیوں کا اثر مختلف مراحل میں تاخیر سے دیکھنے میں آتا ہے۔ خدمات کا شعبہ پاکستان کی سالانہ مجموعی ملکی پیداوار میں 50 فیصد سے زائد کا حصہ دار ہے تاہم اس شعبے کی نمو کا تخمینہ صرف سالانہ بنیادوں پر لگایا جاسکتا ہے۔ یہ صورتحال اشیا پیدا کرنے والے شعبوں سے مختلف ہے جہاں فصلوں اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے بارے میں سال کے دوران جزوی اعداد و شمار دستیاب ہوتے ہیں۔

چنانچہ اس سیکشن میں خدمات کے شعبے کے مالی سال 2008ء کے مجموعی رجحانات جانچنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا اندازہ کئی متغیرات کی بنیاد پر لگایا

¹⁶ اس معاہدے میں پام آئل کی ٹیرف پر جو فی اوقات 9200 فی ٹن ہے، 15 فیصد کو ٹی شامل ہے۔ تاہم معاہدے کا صنعت پر کوئی خاص اثر متوقع نہیں کیونکہ پام آئل کی قیمتوں میں اضافہ کم ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔

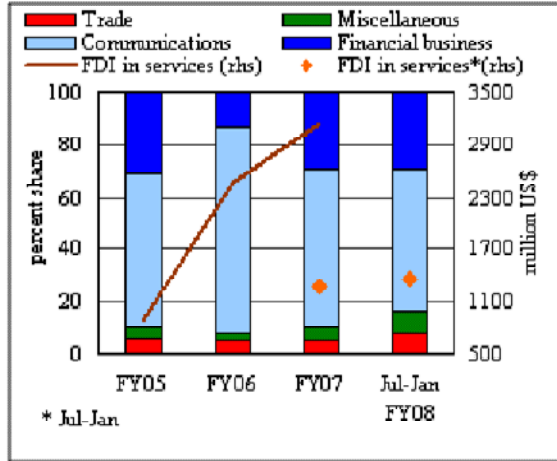
جدول 2.9: شعبہ خدمات کی کارکردگی کے اظہارے				
فیصد نمو یا دیگر مذکورہ اکائیاں				
شعبہ	م 06ء	م 07ء	م 08ء پہلی ششماہی	م 07ء پہلی ششماہی
تھوک اور خوردہ فروشی				
تھوک اور خوردہ فروشی کے لیے قرضہ	8.1	-62.8	10.7	15.5
تجارت میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	126.4	46.0	-0.4	55.0
درآمدات	38.8	6.9	13.8	9.1
تجارتی حجم (درآمدات اور برآمدات)	28.7	5.5	10.3	7.4
نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات				
نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے لیے قرضہ	-50.9	48.3	4.6	25.9
خام پٹرولیم درآمدات	76.6	-4.9	3.6	-1.8
کمرشل گاڑیوں کی پیداوار	16.1	7.9	1.6	4.2
ٹیلی ڈینٹری (فیصد آبادی)	26.3	44.1	¹ 52.9	¹ 35.4
سیلر ڈینٹری (فیصد آبادی)	22.2	39.9	¹ 48.6	¹ 31.1
نقل و حمل وغیرہ میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	267.8	-0.5	43.4	52.4
مالیات اور بیمہ				
کمرشل بینکوں کا منافع	² 51.5	² 10.8	³ 6.9	³ 20.4
مالیاتی کاروبار میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	22.2	182.6	-32.7	340.0
مکانات کی ملکیت				
سینٹ	13.5	22.5	⁴ 25.8	⁴ 11.6
دھاتوں کی پیداوار	5.3	10.7	-0.6	12.8
نظم عامہ و دفاع				
نظم عامہ و دفاع پر سرکاری اخراجات	14.3	3.3	³ 26.3	³ 18.5
کیونٹی سماجی اور ذاتی خدمات				
سماجی و ذاتی خدمات میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	162.5	23.8	51.5	1.3
شعبہ خدمات میں مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	181.5	27.4	7.2	111.7
1: اعداد و شمار اواخر دسمبر تک کے ہیں۔				
2: اعداد و شمار جنوری سے ستمبر تک کے ہیں۔				
3: اعداد و شمار جولائی سے ستمبر تک کے ہیں۔				
4: اعداد و شمار جولائی سے اکتوبر تک کے ہیں۔				

گیا ہے (دیکھئے جدول 2.9)۔ خدمات کے شعبے کے زیادہ تر اظہارے پہلی ششماہی میں مستحکم نمو کی عکاسی کرتے ہیں۔

درآمدات (جو اس ذیلی شعبے میں نصف سے زیادہ اضافہ قدر کی ذمہ دار ہیں) میں خاصے اضافے کے پیش نظر تھوک اور خوردہ فروشی¹⁷ کے شعبے کی کارکردگی اچھی ہونے کا امکان ہے۔ اس ذیلی شعبے کو ملکی اور غیر ملکی چین اسٹورز کے نیٹ ورک میں توسیع سے بھی فائدہ ہونے کی توقع ہے۔ خاص طور پر کثیر القومی چین اسٹورز مالی سال 2008ء میں بھرپور انداز میں چل رہے ہیں۔ مالی سال 2005ء سے 2007ء کے درمیان یہ اسٹورز 31 کروڑ 92 لاکھ ڈالر کی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا باعث بنے جبکہ مالی سال 2002ء اور 2004ء کے درمیان ان کا حصہ صرف 10 کروڑ 90

¹⁷ مالی سال 2007ء کے دوران مجموعی ملکی پیداوار میں اشیاء سازی اور تھوک و خوردہ فروشی کا حصہ 19.1 فیصد ہے۔

لاکھ ڈالر ہاتھ۔ تجارتی سرگرمیوں نے اہم فصلوں پر منفی اثر



تو مرتب کیا تاہم چھوٹی فصلوں کی پیداوار اور گندم و کپاس کی درآمدات میں خاصے اضافے سے یہ اثر زائل ہونے کی توقع ہے۔ اسی طرح نقل و حمل کے ذیلی شعبے میں تھوڑی بہت کمزوری کی تلافی حکومت کی لبرل پالیسیوں کی بنا پر الیکٹرانک ذرائع ابلاغ اور ٹیلی مواصلات کی مستحکم نمو اور اس ذیلی شعبے میں حالیہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سے ہو سکتی ہے (دیکھئے شکل 2.8)۔ خاص طور پر موبائل فون کے شعبے میں توسیع متاثر کن ہے جو جولائی 2006ء سے دسمبر 2007ء کے دوران دگنے سے بھی بڑھ گئی ہے۔¹⁸ نقل و حمل میں جو نسبتاً کمزور نمود دیکھنے میں آئی ہے اس کی عکاسی قرضوں، سامان بردار گاڑیوں کی پیداوار اور پٹرولیم کی درآمدات سے ہوتی ہے۔

کمرشل بینکوں کے منافع کی سست نمو اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی مالیات اور نیسے کے ذیلی شعبے میں اضافہ قدر کی نمو میں کمی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ تاہم مرکزی بینک کی نفع آوری میں بہتری کے امکانات اور اس کے ساتھ غیر بینکی مالی اداروں کے اضافہ قدر میں کچھ بہتری سے اس شعبے میں نمو کی رفتار بڑھ جانے کی توقع ہے۔

علاوہ ازیں نظم عامہ و دفاع اور کیونٹی اور سماجی خدمات کے اضافہ قدر کی نمو خدمات کے شعبے میں تیزی کا سبب بنے گی۔ ان دونوں شعبوں میں اضافہ قدر کے بڑھنے کا بڑا محرک ملک کے مختلف علاقوں میں فوج کی تعیناتی اور انتخابات میں سرکاری ونجی اخراجات کے علاوہ سماجی خدمات، خصوصاً صحت و تعلیم پر حکومتی اقدامات میں اضافہ ہے۔

¹⁸ مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی ٹیلی ڈینسٹی 7 فیصدی درجے بڑھ گئی (ماخذ پی ٹی اے)۔